

باب ۷

دستاویزی تحقیق  
اور اس کے لیے بنیادی و ثنائی  
مآخذ کا تعین



## باب ۷

# دستاویزی تحقیق اور اس کے لیے بنیادی و ثانوی مآخذ کا تعین

## دستاویزی اسلوب تحقیق

دستاویزی اسلوب تحقیق کو تاریخی اسلوب تحقیق بھی کہا جاتا ہے۔ اس اسلوب کے مفہوم و دیگر متعلقات کے بیان سے قبل مناسب ہے کہ لفظ ”تاریخ“ کے مفہوم کو بیان کیا جائے تاکہ کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے:

## تاریخ کا مفہوم

### الف۔ لغوی مفہوم

لغت میں ”تاریخ“ وقت سے آگاہ کرنے کو کہتے ہیں (کسی چیز کے واقع ہونے کا وقت بتانا)۔ اہل لغت بولتے ہیں کہ ”ارحت الکتاب وورخته“ یعنی لکھنے کا وقت ظاہر کر دیا۔ اسماعیل بن حماد الجوهری (متوفی ۳۹۳ھ) کا قول ہے کہ تاریخ اور تواریخ دونوں کے معنی ہیں وقت سے آگاہ کرنا۔ چنانچہ ”ارحت“ بھی کہا جاتا ہے اور ”ورخت“ بھی۔ بعض اہل لغت کا قول ہے کہ تاریخ ارخ (ہمزہ کو زیر بھی اور زیر بھی) سے مشتق ہے۔ ارخ وحشی گائے (نیل گائے) کے مادہ پچھ کو کہتے ہیں اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جس طرح بچہ نومولود ہوتا ہے، اسی طرح تاریخ بھی ایک نوا ایجاد چیز ہے۔

عبدالملک بن قریب الاصمعی (متوفی ۲۱۵ھ) نے دونوں لہجوں (ارخ اور ورخ) کے درمیان یہ فرق بتایا ہے کہ بنی تمیم ”ورخت الکتاب تواریخاً“ بولتے تھے اور قبیلہ قیس ”ارختہ تاریخاً“ کہتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تاریخ کا لفظ اصلاً عربی ہے۔ لیکن بعض لوگوں کا کہنا ہے

کہ یہ خالص عربی نہیں ہے بلکہ معرب ہے اور ماخوذ ہے فارسی کے ”ماہ“ و ”روز“ سے۔ ”ماہ“ چاند کو کہتے ہیں اور ”روز“ دن کو، گویا دن اور رات تاریخ کے کنارے ہیں (۱)۔

## ب۔ اصطلاحی مفہوم

اصطلاح میں اس کے معنی ہیں وقت بتا کر سارے احوال کو متعین کرنا۔ تاریخ وہ فن ہے جس میں سارے زمانے کے واقعات سے بحث کر کے ان کی تحدید اور وقت کا تعین کیا جاتا ہے۔ یوں کہنا چاہیے کہ اس میں ساری دنیا کے واقعات سے بحث کی جاتی ہے۔ تاریخ کا موضوع ہے ”انسان“ اور ”زمان“۔ لفظ تاریخ کا معنی ہے علم اور سچائی کی تلاش۔ ”دریافت کرنے کے لیے تلاش کا عمل“۔ تاریخ گذشتہ حالات و واقعات کا مربوط بیان ہوتا ہے یا ان کی وضاحت ہوتی ہے جس کو صداقت کے پیش نظر تنقیدی زاویہ نگاہ سے لکھا جاتا ہے۔ چونکہ تحقیق کے اس طریقے میں دستاویزات اور ریکارڈز کو استعمال کیا جاتا ہے، اس لیے اس کو دستاویزی تحقیق (Documentary Research) کہتے ہیں۔ اس طریق تحقیق کا استعمال ہر علمی شعبے میں کثرت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ تاریخ، ادب، لسانیات اور انسانی علوم میں یہ بہت اہمیت رکھتا ہے (۲)۔

تاریخ میں گذشتہ حالات و واقعات کو ان کے معاشرتی اور عمرانی پس منظر میں دیکھا جاتا ہے۔ تاریخ کا میدان بہت وسیع ہے، اتنا وسیع جتنی کہ انسان کی زندگی۔ یہ انسان کے تمام تر ماضی کے واقعات سے متعلق ہے۔ حالات و واقعات کو تاریخی تناظر میں دیکھنے کے ساتھ ساتھ ان کو اس طرح بھی دیکھنا چاہیے کہ وہ ایک خاص معاشرتی ماحول میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ ان کا ظہور الگ حیثیت سے نہیں ہوتا، بلکہ معاشرتی عمل سے ان کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ کسی فرد کے سوانحی حالات اس وقت تاریخ کا روپ دھار لیتے ہیں جب اس کو اپنے زمانے کے معاشرے کے حوالے سے زیر بحث لایا جاتا ہے۔ لیکن جب اس کے حالات کو معاشرتی پس منظر سے الگ کر کے زیر بحث لایا جائے گا، تو وہ تاریخ نہ ہوگی (۳)۔

خاصہ یہ کہ اس فن میں زمانہ کے واقعات سے تعین اور وقت کی حیثیت سے بحث کی جاتی ہے بلکہ اس بات سے بھی کہ دنیا میں کب، کیا اور کیسے تھا، اور اس کا موضوع زمانہ اور

انسان ہے یعنی زمانے کی معرفت اور انسان کے احوال کی معرفت (۴)۔  
مختصر ترین الفاظ میں تاریخ کے مفہوم کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ تاریخ قوموں اور امتوں کے عروج و زوال کی ایسی داستان کو کہتے ہیں جس کے آئینہ میں ماضی کے احوال کو مستقبل میں دیکھا جاسکتا ہے۔ تاریخ کے اس مفہوم کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ: ”تاریخی تحقیق کے طریقے سے تعلیم کے بارے میں ایسے حقائق کو جمع کرنا، منتخب کرنا، ان کا جائزہ لینا اور تصدیق کرنا یا پھر ان کی درجہ بندی کرنا ہوتی ہے، جن کا تعلق گزرے ہوئے زمانہ، گذشتہ حالات اور گم گشتہ واقعات سے بھی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ گذشتہ حالات و واقعات کے بارے میں صحیح صحیح معلومات حاصل کر لینے کا دوسرا بڑا مقصد حال اور مستقبل کے تعلیمی حالات اور واقعات کے بارے میں اندازہ لگانا ہوتا ہے“ (۵)۔

## دستاویزی تحقیق کی اہمیت و افادیت

دستاویزی تحقیق مصنف، اس کے عہد اور دستاویز کے بارے میں تمام ضروری مباحث کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ محقق کے لیے تحقیقی کام میں بنیادی راہ نمائی کا کردار ادا کرتی ہے۔ اس کی روشنی میں تحقیقی اصولوں پر چل کر محقق صحیح صورت حال پیش کرتا ہے (۶)۔ سید جمیل احمد رضوی نے ہل اور کربر (Hill and Kerber) کہتے ہیں:

- ۱۔ عصری مسائل کا حل ماضی میں تلاش کیا جاتا ہے۔
  - ۲۔ یہ حال و مستقبل کے رجحانات پر روشنی ڈالتا ہے۔
  - ۳۔ تمام تہذیبوں میں باہمی اثر انداز ہونے والے عوامل ہوتے ہیں۔ دستاویزی تحقیق سے ہمیں ان کی اہمیت اور اثرات کا علم ہوتا ہے۔
  - ۴۔ اس طریقے سے ہم اس قابل ہوتے ہیں کہ عصر حاضر میں ماضی کے بارے میں جو فرضیات، نظریات اور عام اصول پائے جاتے ہیں، ان کے بارے میں موجود معلومات (Data) کی دوبارہ جانچ پرکھ کر سکیں۔
- ان دونوں مصنفین کے نزدیک تاریخ میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ ماضی کو سامنے رکھ کر

مستقبل کے متعلق پیش گوئی کی جاتی ہے اور زمانہ حال ماضی کی وضاحت کرتا ہے۔ اس طرح اس میں دو گونہ خوبی پائی جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ طریقہ ہر قسم کی علما نہ تحقیق کے لیے بہت مفید ہے۔“ (۶ الف)۔

### طریق کار اور اس کے مدارج

چونکہ تاریخی تحقیق میں ”تاریخی دستاویزوں، آثار قدیمہ اور ماضی کی برگزیدہ شخصیتوں، کارناموں اور فلسفوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے“ (۷)، اس لیے ”جب محقق تاریخی تحقیق کے مطابق کام شروع کرتا ہے تو اس کو بہت سے ایسے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جو دوسری قسم کی تحقیق میں مشترک ہوتے ہیں، لیکن وہ چند ایسے مسائل سے بھی دوچار ہوتا ہے جو اس کے موضوع کے ساتھ مختص ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خاص معیار اور اسلوب اختیار کرتا ہے۔ طریق کار کے مختلف مدارج یہ ہیں:

۱۔ مسئلے کی تشکیل، اس میں عموماً ان اصولوں کا اطلاق ہوتا ہے جو موضوع اور اس کے انتخاب کے بارے میں راہ نمائی کا کام دیتے ہیں۔ جس شعبہ علم میں تحقیق کی جانی مقصود ہو، اس کے مختلف پہلوؤں کو سامنے رکھ کر مسئلے کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔

۲۔ مصادر و مآخذ کی جمع آوری۔

۳۔ مصادر کی جانچ پرکھ۔

۴۔ واقعات یا حالات کی وضاحت کے لیے فرضیات کی تشکیل۔

۵۔ حقائق کی وضاحت۔

۶۔ تنقیدی تشریح و توضیح کے بعد سامنے آنے والے نتائج“ (۸)۔

### دستاویزی تحقیق کی اقسام

سید جمیل احمد رضوی نے ٹائرس ہل وے (Tyus Hillway) کے حوالے سے تاریخی

تحقیق کی درج ذیل چھ اقسام بیان کی ہیں:

۱۔ سوانح حیات

۲۔ اداروں اور تنظیموں کی تاریخ

- ۳۔ ذرائع اور اثرات  
۵۔ نظریات کی تاریخ  
۴۔ ترتیب و تدوین متن  
۶۔ کتابیات کی تدوین (۹)۔

### تاریخی تحقیق کے لیے بنیادی اور ثانوی مآخذ

فن تحقیق کے ماہرین نے دستاویزی تحقیق میں استعمال ہونے والے بنیادی و ثانوی مآخذ (مصادر) کا تعین یوں کیا ہے :

#### اولاً۔ بنیادی مآخذ (Primary Sources)

بنیادی یا اساسی مآخذ سے مراد : ”وہ دستاویزات ہوتی ہیں جن میں ان واقعات وغیرہ کا ریکارڈ شامل ہوتا ہے جن کو مصنف نے خود دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا ہو یعنی بنیادی مصادر (منابع) میں چشم دید شہادت موجود ہوتی ہے جو تاریخ کی معقولیت (Validity) اور قدر و قیمت کو بڑھا دیتی ہے“ (۱۰)۔

بقول ہے۔۔۔ یونرڈ بیٹس (J. Leonard Bates) ”عام طور پر مورخین بنیادی مصادر کو دو قسموں میں تقسیم کرتے ہیں :

”الف۔ بنیادی مخطوطات، جن کی مزید تقسیم اس طرح کی جاسکتی ہے : ذاتی کاغذات، دستاویزی ریکارڈز، انٹرویوز، اور مقترقات، بنیادی مطبوعات ہیں۔

ب۔ مرکزی حکومت کی مطبوعات، صوبائی حکومت کی مطبوعات، خودنوشت سوانح عمریاں اور یادداشتیں، تقریروں اور خطوط کے مجموعے، اور معاصر مضامین شامل ہوتے ہیں“ (۱۱)۔

#### ثانیاً۔ ثانوی مآخذ (Secondary Sources)

تاریخی تحقیق میں استعمال ہونے والے ثانوی نوعیت کے مصادر یا منابع ”وہ ریکارڈز ہوتے ہیں جن کو وہ فرد یا افراد مرتب کرتے ہیں جو خود واقعے میں شریک نہیں ہوتے یا جنہوں نے خود اس واقعے کا مشاہدہ نہیں کیا ہوتا۔ لہذا یہ ان افراد کی شہادت ہوتی ہے جو (واقعے کے) چشم دید گواہ نہ تھے، لیکن انہوں نے کسی وجہ سے اس کا ریکارڈ تیار کیا“ (۱۲) اگر کوئی مصنف کسی دوسرے مصنف کا اقتباس پیش کرتا ہے تو یہ ثانوی مصادر میں سے شمار ہو گا۔ انسانی کتب،

جسٹریاں، دائرۃ المعارف اور اطلاعات کے ایسے ہی خلاصے ثانوی مصادر گئے جاتے ہیں (۱۳) ہاں بعض اوقات تحقیق کی نوعیت مصادر کی نوعیت کو بدل دیتی ہے۔ مثلاً نصابی کتابوں کو ثانوی مصادر میں شمار کیا جاتا ہے، لیکن اگر کوئی محقق شعبہ تعلیم میں نصابی کتب کی ترتیب و تدوین پر کام کر رہا ہو تو اس صورت میں نصابی کتابیں ثانوی کی بجائے بنیادی مآخذ کی حیثیت اختیار کر جائیں گی۔

تاریخی تحقیق میں محقق کوشش کرتا ہے کہ وہ بنیادی مصادر سے استفادہ کرے۔ جب وہ کام شروع کرتا ہے تو عموماً ثانوی مصادر سے مطالعے کا آغاز کر کے بنیادی مصادر کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

## ریکارڈز اور آثار

اس طریق تحقیق میں کئی قسم کے ریکارڈز استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس طرح مختلف قسم کے آثار (Remains) سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ ان کی تفصیلات وان ڈیلن کے حوالے سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں (۱۴):

### ۱۔ سرکاری ریکارڈز

مقتضہ، انتظامیہ اور عدلیہ کی دستاویزات جن کو مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت تیار کرتی ہے، مثلاً: آئین، قوانین، چارٹر، عدالتی روئدادیں اور فیصلے، ٹیکس کی فہرستیں اور اہم اعداد و شمار۔ وہ معلومات جن کو مرکزی یا صوبائی محکمہ تعلیم کے شعبے، کمیشن، پیشہ ورانہ انجمنیں یا انتظامی اتھارٹی مرتب کرتی ہے، مثلاً: کمیٹیوں کی روئدادیں، انتظامی نوعیت کے احکام، سالانہ رپورٹیں، میزانیے، تنخواہوں کی فہرستیں، حاضری کے ریکارڈز، حادثات کی رپورٹیں اور کھلاڑیوں کے ریکارڈز۔

### ۲۔ ذاتی ریکارڈز

ان میں ڈائریاں، خود نوشت سوانح عمریاں، خطوط، وصیت نامے، جائداد کے کاغذات، معاہدے، لیکچر کے اشارات، تقاریر، مضامین اور کتابوں کے اصل مسودات شامل ہوتے ہیں۔



### ۳۔ زبانی روایات (Oral Traditions)

ان میں اساطیر، لوک کہانیاں، خاندانی کہانیاں، کھیلیں، تقریبات اور واقعات کی چشم دید یادیں شامل ہوتی ہیں۔

### ۴۔ تصویری ریکارڈز (Pictorial Records)

ان میں تصویریں، متحرک تصویریں، مائیکروفلمیں، مصوری کے نمونے، سکے اور مجسمے آتے ہیں۔

### ۵۔ مطبوعہ مواد

اس میں اخبار، کتابچے اور رسالوں کے مضامین شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ زیر تحقیق مسئلے کے بارے میں ادبی اور فلسفیانہ کتابیں بھی شامل کی جاتی ہیں۔ سید جمیل احمد رضوی ہل وے (Hillway) کے حوالے سے لکھتے:

”ایسی ادبی تخلیقات، مثلاً: نظمیں، ناول، ڈرامے اور مضامین جو اصل واقعات کے بارے میں معلومات فراہم کر سکتے ہیں، لیکن محقق زیادہ تر ان میں موجود خیالات کے پیش نظر ان کا معائنہ کرتا ہے۔ ادبی یا لسانیاتی مطالعات میں صرف ”تحریریں“ ہی خود معلومات کا ضروری مآخذ قرار پاتی ہیں“ (۱۵)۔

### ۶۔ میکانیکی ریکارڈز

ان میں انٹرویوز اور اجلاس کی کاروائی شامل ہوتی ہے، جسے فیتے (Tape) کی شکل میں تیار کیا جاتا ہے۔ فونوگراف ریکارڈز بھی اسی میں آجاتے ہیں۔

### ۷۔ آثار (Remains)

تاریخی تحقیق کرنے والوں کے لیے ایسے آثار بھی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جو معلومات کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ہڑپہ اور موہنجوداڑو سے ملی ہوئی قدیم اشیاء بہت سی اطلاعات فراہم کرتی ہیں۔ وہ کھلونے، برتن اور آلات جو کسی قبرستان سے ملتے ہیں، ماضی کے متعلق کافی

اطلاعات دے سکتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے آثار سرکاری دستاویزات کی نسبت اعلیٰ معمولات اور حالات کو بہتر طور پر ظاہر کرتے ہیں۔ کسی مؤرخ کے لیے درج ذیل قسم کے آثار مفید ثابت ہو سکتے ہیں :

### الف۔ مادی آثار (Physical)

ان میں عمارتیں، فرنیچر، ساز و سامان، ملبوسات، اوزار و آلات، عطیات (مثلاً تحفے وغیرہ) اور انسانی ڈھانچے شامل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ مٹی کی تختیوں پر تحریریں، کندہ کیے ہوئے پتھر، مہر زدہ سکے، برتن اور مجسمے بھی ان میں شامل کیے جاتے ہیں۔

### ب۔ مطبوعہ آثار

ان میں انصافی کتب، معاہدات، حاضری کے فارم، رپورٹ کرنے کے کارڈز اور اخباری اشتہارات آتے ہیں۔

### ج۔ خطی مواد

مخطوطات، ایسی تختیاں (اینٹیں) جن میں خطِ مٹی میں تحریر ہوتی ہے، چمڑے پر لکھے ہوئے مخطوطات اور جدید دور کی ٹائپ کی ہوئی دستاویزات (۱۶)۔ مصوری کے نمونے بھی اسی میں شامل کیے جاتے ہیں۔

چونکہ آثارِ محسوس شہادت فراہم کرتے ہیں۔۔۔ ایسی شہادت جس کا ذاتی طور پر معائنہ کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے وہ ریکارڈز کی نسبت زیادہ قابل اعتبار مانا جاتا ہے، مثلاً: ایک ایسا آلہ جو قدیم زمانے میں طلباء کو سزا دینے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا، اگر وہ کسی سکول کے مقام پر مل جاتا ہے تو اس کو ناپا جاسکتا ہے، اس کا وزن کیا جاسکتا ہے۔ اور اس کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔ اس امر کی توضیح و توجیہ کرنا کہ اس کی حیثیت کیا ہے؟ اس کو کیسے، کب اور کیوں استعمال کیا جاتا تھا؟ تو اس کے لیے محقق کو دو رپورٹیں دیکھنا ہوں گی جو اس عہد کے لوگوں نے تیار کی تھیں (۱۷)۔

## ۸۔ متفرقات

ان میں ہل وے نے یہ چیزیں شامل کی ہیں: فن کے مختلف نمونے، موسیقی کی دستیں، یادگاریں اور دیگر متفرق ذرائع جن سے معلومات مل سکتی ہیں (۱۸)۔

تاریخی تحقیق کے سلسلے میں ہشا اور ہارٹر (Busha and Harter) نے چند قسم کے مصادر گنوائے ہیں (۱۹)۔ ان کو اہمیری سائنس اور دوسرے علوم مثلاً: انسانی علوم اور معاشرتی علوم کی تاریخی تحقیق میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان مصادر کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

### ۱۔ سالنامے

ایسا ریکارڈ جو سالانہ بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے۔ اس میں عام طور پر واقعات کو زمانی اعتبار سے درج کیا جاتا ہے، لیکن ان کی اہمیت کا اظہار نہیں کیا جاتا، مثلاً: کتب خانوں یا دیگر اداروں کی سالانہ رپورٹیں۔

### ۲۔ دستاویزات (Archives)

ان میں پبلک اور سرکاری دستاویزات آتی ہیں۔ یہ اصطلاح اس مخزن کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے جہاں دستاویزات (Documents) کو محفوظ کیا جاتا ہے، ان کی ترتیب و تنظیم کی جاتی ہے اور ان کو استعمال کیا جاتا ہے۔

### ۳۔ فہرست (Catalogue)

چیزوں کی مکمل فہرست (کتب، ساز و سامان وغیرہ) جو کہ عام طور پر وضاحتی نوعیت کی ہوتی ہے اور اس کو کسی نظام کے تحت ترتیب دیا ہوتا ہے۔

### ۴۔ کرائیکل (Chronicle)

حقائق و واقعات کا زمانی اعتبار سے ریکارڈ، جس کا تجزیہ اور توجیہ و توضیح نہیں کی جاتی۔

### ۵۔ وثیقہ

وہ سرکاری دستاویز جس میں ایک شخص سے دوسرے شخص کے نام جائیداد کی منتقلی کا

ریکارڈ ہوتا ہے۔

## ۶۔ قصے کہانیاں (Legend)

غیر معمولی واقعات کی کہانی جو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتی ہے۔ اس کی اصل روایتی یا افسانوی نوعیت کی ہوتی ہے۔ اور اس میں ایسی اطلاع پائی جاتی ہے جس کی عام طور پر جانچ پرکھ نہیں کی جاسکتی۔

## ۷۔ مخطوطہ (Manscript)

ایسی دستاویز جو خطی ہو یا ٹائپ کی ہوئی ہو (اس میں کاربن کی کاپیاں بھی شامل کی جاتی ہیں)۔ اس میں خطوط، تاریخیں، روزنامے، رسیدیں، ذاتی حالات، فہرستیں، اجلاس کی رونمادیں، معاہدے، ٹیکس کے ریکارڈز، قانونی سرٹیفکیٹ (متعلقہ پیدائش، موت، شادی وغیرہ)، ادبی کتب، تقاریر اور دوسری دستاویزات کے اصل مسودات جو شخصیات یا افراد سے تعلق رکھتے ہیں، شامل ہوتے ہیں۔

## ۸۔ یادداشت (Memoir)

ان واقعات کی یادداشت یا رپورٹ جس کی بنیاد مصنف کی زندگی، اس کے مشاہدات یا اس کی کسی خاص انفرمیشن پر ہوتی ہے۔ ان ریکارڈز کو یادداشتیں کہا جاتا ہے۔

## ۹۔ یادگار (Memorial)

کسی فرد یا واقعے کی یاد میں کوئی کبھی ہوئی یا تعمیر کی ہوئی چیز کو یادگار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، مثلاً: اے۔سی۔ وولنر (A-C Woolner) جو کہ پنجاب یونیورسٹی کے مختلف ممتاز عہدوں (پرنسپل اور ریکٹل کالج، رجسٹرار، لائبریرین اور وائس چانسلر) پر فائز رہے، ان کا انتقال ۷ جنوری ۱۹۳۶ء کو ہوا۔ ”ان کی وفات کے بعد ان کی بہت سی یادگاریں قائم کی گئیں۔ ۱۹۳۰ء میں ان کے رفقاء نے ان کی یاد میں ۳۲۸ صفحات پر مشتمل وولنر کو میموریشن و ویلوم (Woolner's Commemoration Volume) (انگریزی) پیش کیا ہے جسے پروفیسر مولوی محمد شفیع نے مرتب کیا اور جس میں مشرق و مغرب کے نامور محققین کے ۵۲ تحقیقی مقالات (سوانحی مضامین کے

علاوہ) پیش کیے (۲۰)۔

#### ۱۰۔ اسناد حقوق و مراعات (Muniment)

ایسی دستاویز جس میں کسی جائداد کے استحقاق کی شہادت موجود ہو یا حقوق و مراعات کے مطالبے کی شہادت موجود ہو۔

#### ۱۱۔ رجسٹر

تحریری ریکارڈ جو کہ عام طور پر سرکاری نوعیت کا ہوتا ہے اور اس کو مستقبل میں استعمال کرنے کے لیے مرتب کیا جاتا ہے۔ اس میں واقعات، مثلاً: پیدائش و موت کے بارے میں سلسلہ وار اندراجات ہوتے ہیں۔ کتب خانوں میں اندراج رجسٹر بھی تیار کیے جاتے ہیں۔

#### ۱۲۔ رول (Roll)

ناموں کی فہرست جسے کسی خاص مقصد کے لیے ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ اس کا استعمال حاضری کی پڑتال کے لیے کیا جاتا ہے، مثلاً کلاس روم میں حاضری یا افراد (فوج) کی حاضری۔

#### ۱۳۔ جدول (Schedule)

تفصیلات یا بیانات کی گوشوارے کی صورت میں فہرست جو کہ عام طور پر بار بار رونما ہونے والے واقعات، نظام الاوقات، یا پہلے سے طے کی ہوئی ترتیب کے مطابق واقعات کے نقشے کا ریکارڈ رکھتی ہے (۲۱)۔

اس بحث کو سمیٹتے ہوئے آخر میں ڈاکٹر احسان اللہ خان کی کتاب ”تعلیمی تحقیق“ سے حسب ذیل اقتباس کو خلاصہ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے :

” تاریخی تحقیق میں تجزیہ کے لیے مواد تیار نہیں کیا جاتا بلکہ وہ پہلے سے موجود ہوتا ہے۔ مواد کے حصول کے لیے دو قسم کے مآخذ استعمال میں لائے جاتے ہیں :

#### الف۔ ابتدائی مآخذ

ابتدائی مآخذ ان واقعات کی دستاویزات ہوتی ہیں جن کو خود مبصر نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو یا کانوں سے سنا ہو، یا ایسے اصلی شواہد جو واقعہ سے متعلق دستیاب ہوں۔

## ب۔ ثانوی مآخذ

ثانوی مآخذ ان واقعات کے بارے میں دیگر لوگوں کی اطلاعات اور بیانات جو سنی سنائی باتوں پر مبنی ہوں اور ایسی چیزیں جو مختلف ہاتھوں سے ہو کر لوگوں کے پاس پہنچی ہوں اور ان کے اصلی ہونے کی تصدیق مختلف ذرائع سے کرنا پڑے۔ یہ امر ذرا مشکل ہے کہ کسی مآخذ کے ابتدائی اور ثانوی ہونے کے مابین واضح حد فاصل کا تعین کیا جائے۔ تاریخ کی نسبی کتب بھی ثانوی مآخذ میں شمار ہوتی ہیں۔ جیسا کہ تحقیقی مواد کے لیے دستاویزات کے طور پر سرکاری اطلاعات، ذاتی بیانات، قلمی اور کہانیاں، تصویری مجموعے اور ہر قسم کی مطبوعات استعمال میں لائی جاتی ہیں اور یہ تمام دستاویزات شعوری طور پر (بظور ایک ورثہ) آنے والی نسلوں کو منتقل کی جاتی ہیں۔ لہذا دستاویزات الاشعوری طور پر محفوظ ہو جاتی ہیں اور ان میں پرانے واقعات کے بارے میں اشیاء مطبوعہ یا ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریریں شامل ہوتی ہیں (۲۲)۔

## دستاویزی مآخذ کی تنقید

دستاویزی یا تاریخی اہمیت کے مآخذ جمع کر لینے کے بعد ضروری ہوتا ہے کہ ان کے اصلی اور معتبر ہونے کے بارے میں ان کا تنقیدی جائزہ لیا جائے۔ کیونکہ تحقیق سے غیر مشکوک و قابل اعتبار نتائج نکالنے ہوتے ہیں (۲۳)۔ اور ایسے نتائج صرف معتبر و تحقیقی مآخذ سے ہی نکالے جاسکتے ہیں۔ اس قسم کے مآخذ و منابع کا انتخاب دو قسم کی تنقید کے بعد ہی ممکن ہو سکتا ہے، ایک خارجی اور دوسری داخلی تنقید۔ ذیل میں دونوں کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

### ۱۔ خارجی تنقید/ جانچ پرکھ (External Criticism/Appraisal)

خارجی تنقید میں دستاویزی مواد کے مصنف، اس کے زمانے، مقام تصنیف اور اس کے اصل و معتبر ہونے کا جواب تلاش کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر احسان اللہ خان لکھتے ہیں کہ "خارجی تنقید میں محقق اس امر کی تسلی کر لیتا ہے کہ اس کا مآخذ کب، کہاں، کیونکر اور کس وساطت سے حاصل ہوا ہے؟ آیا یہ وہی چیز پیش کر رہا ہے جس سے معلوم ہو کہ یہ اصل ہے یا اس کے ہو بہو نقل۔ اگر نقل ہے تو اصل کو کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے؟" (۲۴)۔

خارجی جانچ پرکھ میں کبھی کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ کسی دستاویز کی اصلیت پر شک ہوتا ہے۔ لہذا اس وقت یہ بات ضروری ہو جاتی ہے کہ کسی ایسی دستاویز پر کام شروع کرنے سے پہلے اس کی اصلیت کی ہر طرح سے تصدیق کرنی چاہئے۔ کئیں ایسا نہ ہو کہ اس پر تحقیقی کام کرنے کے بعد پتہ چلے کہ یہ دستاویز ہی جعلی تھی (۲۵)۔

## ۲۔ داخلی تنقید/ جانچ پرکھ (Internal Criticism/Appraisal)

خارجی تنقید کے بعد مواد کی داخلی تنقید کا کام شروع ہوتا ہے اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ جو بیانات اس میں دیئے گئے ہیں وہ کس حد تک درست ہیں اور ان کی قدروقیمت کیا ہے۔ اگرچہ داخلی تنقید میں زیادہ قوتِ مقنن کے معانی و مطالبہ کے لحاظ سے صحبت معلوم کرنے پر دی جاتی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مصنف کی حیثیت، اہلیت و استعداد، دیانتداری، زمانہ تالیف اور اس کے ذاتی رجحان و میلان کو بھی زیرِ بحث لایا جاتا ہے، چنانچہ سید جمیل احمد رضوی گولدر (Goldher) کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

”داخلی جانچ پرکھ کا تعلق مصنف کی اہلیت اور دیانتداری سے ہوتا ہے۔ اس دائرے میں وہ عہد بھی آتا ہے جس میں دستاویز تیار ہوئی۔ ہم مصنف کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ کیا اس کا رویہ عام طور پر انصاف پر مبنی تھا یا وہ متعصب تھا؟ کیا وہ صاحبِ علم اور باصلاحیت تھا؟ کیا وہ سچائی کو جاننے کی پوزیشن میں تھا اور کیا اس کی رسائی قابلِ اعتماد ذریعہ اخراج تک تھی؟ کیا وہ صحیح صحیح، واضح انداز اور فیہ جانب داری سے رپورٹ کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کرتا ہے؟ اس نے کس مقصد کے لیے دستاویز کو تیار کیا؟ کسی تاریخی واقعہ کا بہترین ریکارڈ وہ ہوتا ہے جس میں خود غرضی، جھوٹ اور تعصب کا کوئی عنصر نہ پایا جائے“ (۲۶)۔

حاصلِ کارام یہ کہ داخلی تنقید میں دستاویز کی معنویت اور اس کے مؤلف مصنف کے حوالے سے اس میں موجود مواد کے معتبر ہونے کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

## دستاویزات کے مطالعہ میں معاون نکات

دستاویزی تحقیق میں مندرجہ ذیل نکات دستاویزات کے مطالعہ میں معاون ثابت ہوتے ہیں:

- ۱۔ کیا کوئی دستاویز کسی مالی فائدے یا کسی گروہی مفاد، محض شہرت یا خاندانی و جماعتی مقاصد کی خاطر تیار نہیں کی گئی ہے؟
- ۲۔ کیا دستاویز کا حصول مصدقہ ذرائع سے کیا گیا ہے؟ اور کیا یہ ذرائع معتبر ہیں؟ اور ان ذرائع کو چیلنج تو نہیں کیا گیا؟
- ۳۔ کیا دستاویز کسی واقعہ کے گزرنے کے کافی عرصے بعد تیار کی گئی ہے؟
- ۴۔ اگر دستاویز طبع شدہ ہے تو کیا اس کی طباعت مصنف کے عہد کے عمومی معیارات کے عین مطابق ہے؟
- ۵۔ کیا مصنف نے دستاویز میں ایسے مقامات، اشیاء اور واقعات کا ذکر کیا ہے کہ جن کو اسی کے زمانے کا انسان نہ جان سکتا تھا؟
- ۶۔ کیا کسی دوسرے شخص نے دستاویز میں جان بوجھ کر یا غلطی سے کوئی تبدیلی تو نہیں کر دی؟ یا اس دستاویز کی نقل کرتے ہوئے اس میں کوئی تبدیلی تو نہیں ہو گئی؟ یا پھر اس عمل سے بصورت دیگر دستاویز میں کوئی الحاقی عبارت یا الفاظ تو شامل نہیں ہو گئے یا دستاویز سے کوئی عبارت تو حذف نہیں کر دی گئی؟ ان تمام باتوں سے دستاویز کی حیثیت مجروح ہو سکتی ہے۔
- ۷۔ کیا دستاویز مصنف کے اپنے قلم سے لکھی گئی ہے؟ یا اصل دستاویز کی نقل ہے۔ اگر یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ دستاویز مصنف کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے تو کیا دستاویز کی املا اور خط مصنف کے قلم سے لکھی ہوئی دوسری دستاویزات کے مطابق ہے؟
- ۸۔ اگر دستاویز، اصل کی نقل ہے، تو کیا یہ نقل اصل دستاویز کے متن کے عین مطابق ہے؟
- ۹۔ اگر دستاویز، اصل متن سے مختلف ہے، تو کیا اختلاف ... کو دور کر کے دستاویز کو



اصل کے مطابق بنا لیا گیا ہے؟

۱۰۔ اگر دستاویز نقل کی صورت میں ہے تو کیا اس پر کوئی تاریخ درج ہے؟ کیا دستاویز کے مصنف، اس کے کسی قابل اعتماد معصر، بلکہ ترجیحی طور پر مصنف کے متعدد جمعہوں نے کبھی یہ شہادت دی ہے کہ مصنف نے ایسی کوئی دستاویز تیار کی تھی؟

۱۱۔ اگر دستاویز پر تاریخ درج نہیں ہے تو کیا متن ہی موجود نظریات، رجحانات، غیر معمولی واقعات، اشخاص و مقامات کے نام، رسم و رواج، طور طریقے، اسلوب بیان، اسلوب تحریر یا اسلوب طباعت، کاغذ اور روشنائی کی اقسام سے اس امر کا تعین ہو سکتا ہے کہ یہ دستاویز کب اور کہاں تیار کی گئی تھی؟

۱۲۔ دستاویز کا کتنا حصہ ذاتی مشاہدے پر مبنی ہے اور کتنا حصہ دیگر مآخذوں سے اخذ کیا گیا ہے؟

۱۳۔ دستاویز کا وہ حصہ جو دیگر مآخذوں سے اخذ کیا گیا ہے، سند کے اعتبار سے کیا درست ہے؟ اس میں مآخذ کی صحت برقرار ہے؟ اور جن مآخذوں سے رجوع کیا گیا ہے کیا ان مآخذوں کی صحت اور سند مشکوک تو نہیں ہے؟ اور خود مصنف کا ذاتی مشاہدہ اس کے عہد کے دیگر مآخذوں سے اپنی صحت کی شہادت مہیا کرتا ہے؟ کیا یہ مشاہدہ معاصرین کے بیان کردہ واقعات اور حقائق کے مطابق ہے؟

۱۴۔ دستاویز بیعت اور مواد کے اعتبار سے مصنف کی دوسری دستاویزوں کے مطابق ہے یا نہیں (۲۷)۔